السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو امام ہمارے گاؤں کی مسجد میں نماز پڑھاتا ہے۔ وہ تعزیزوں اور شعبدہ بازی کے ساتھ علاج کرتا ہے۔ کیا اس بات کے معلوم ہونے کے بعد اگر میں اس کے پیچھے نماز پڑھوں تو اس میں گناہ ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں اصول یہ ہے کہ جس مسلمان کا نماز پڑھنا صحیح ہو اس کی امامت بھی صحیح ہے۔ خصوصاً جب امام کے حالات کے بارے میں علم نہ ہو لیکن جن کی اپنی نماز ہی صحیح نہ ہو۔ مثلاً اہل بدعت جن کی بدعات کفر تک پہنچاتی ہوں تو ان کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ ان کی اپنی نماز صحیح نہیں ہے۔

یہ شخص جو شعبدہ بازی اور تعویزوں سے علاج کرتا ہے تو اس کے دو پہلو ہیں:

1۔ شعبدہ بازی جو بلاشک وشبہ حرام ہے۔ کیونکہ اس میں دھوکا اور فریب ہے۔ اور ممکن ہے کہ اس میں کسی وقت کوئی ایسی چیز بھی ہو جو کفر تک پہنچانے والی ہو مثلاً یہ کہ وہ شعبدہ بازی کے سلسلہ میں شیطانوں سے خدمت لے یا ذبح ودعاء کے زریعہ ان کا تقرب حاصل کرے وغیرہ۔ اور

2۔ تعویز نویسی اگر تعویزات قرآنی آیات یا مسنون دعاؤں پر مشتمل ہوں تو ان کے بارے میں علماء کرام میں اختلاف ہے بعض نے انہیں جائز قرار دیا اور بعض نے ان سے بھی منع کیا ہے اور صحیح بات یہی ہے کہ یہ تعویز بھی ممنوع ہیں لیکن ان کے استعمال کرنے والے امام کے پیچھے نماز کو ترک نہیں کیا جا سکتا۔

اگر تعویز شرکیہ وبدعیہ کلمات پر مبنی ہوں تو ان کے بارے میں صرف ایک ہی بات ہے کہ انہیں استعمال کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ ایسے تعویز لکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں توبہ کرے اور آئندہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تعویز نویسی کے اس کاروبار کو ترک کردے۔ (شیخ ابن عثمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد1

صفحہ نمبر389

محدث فتویٰ